بسم الله الرحمن الرحیم

۷۴

پژوهشگاه بین‌المللی المصطفیﷺ

سرشناسه: موسوی خوئی، سیدحجت

عنوان قراردادی: احکام ازدواج (دائم و موقت) بر اساس فتاوای حضرات آیات عظام امام خمینی، خوئی، گلپایگانی ... .اردو

عنوان و نام پدیدآور: شادی اور متعه کی احکام آیات عظام اور مراجع تقلید کی فتاوی کی مطابق/ مولف سیدحجت موسوی‌خوئی؛ مترجم فیروز علی‌بنارسی.

مشخصات نشر: قم: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیﷺ، ۱۳۹۲.

فروست: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیﷺ.
پژوهشگاه بین‌المللی المصطفیﷺ ۷۴.

شابک: ۹-۷۹۵-۱۹۵-۹۶۴-۹۷۸

وضعیت فهرست نویسی: فیپا

یادداشت: اردو/ واژه‌نامه/ کتابنامه به صورت زیرنویس.

موضوع: زناشویی (فقه)/ فتواهای شیعه — قرن ۱۴/ فقه جعفری -- رساله عملیه

شناسه افزوده: بنارسی، فیروزعلی، مترجم

شناسه افزوده: جامعة‌المصطفیﷺالعالمیة.مرکزبین‌المللی‌ترجمه‌ونشرالمصطفیﷺ

شناسه افزوده: پژوهشگاه بین‌المللی المصطفیﷺ

رده بندی کنگره: ۱۳۹۲ ۳۰۴۶الف۸۵م/۱۸۹/۱ BP

رده بندی دیویی: ۲۹۷/۳۶

شماره کتابشناسی ملی: ۳۴۱۵۱۵۴

شادی اور متعہ کے احکام

آیات عظام اور مراجع تقلید کے فتاویٰ کے مطابق

سید حجت موسوی خوئی

مترجم

فیروز علی بنارسی

مرکز بین المللی
ترجمه و نشر المصطفیٰ ﷺ

شادی اور متعہ کے احکام
آیات عظام اور مراجع تقلید کے فتاویٰ کے مطابق

مؤلف: سید حجت موسوی خوئی

مترجم: فیروز علی بنارسی

چاپ اول: ۱۳۹۲ش / ۱۴۳۵ق

ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله

● **چاپ**: نارنجستان ● **قیمت**: ۱۵۰۰۰۰ ریال ● **شمارگان**:۳۰۰

جمله حقوق بحق ناشر محفوظ هی

● قم، چهارراه شهدا، خیابان معلم غربی(حجتیه)، نبش کوچه ۱۸. تلفکس: ۹ـ۳۷۸۳۹۳۰۵ـ۰۲۵

● قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ـ۰۲۵ ـ فکس: ۳۲۱۳۳۱۴۶ـ۰۲۵

● تهران، خیابان انقلاب، بین خیابان وصال شیرازی و قدس، نبش کوچه اسکو، پلاک ۱۰۰۳. تلفن: ۶۶۹۷۸۹۲۰ـ۰۲۱

● مشهد، خیابان امام رضا علیه‌السلام، خیابان دانش شرقی، بین دانش ۱۵ و ۱۷. تلفن: ۸۵۴۳۰۵۹ـ۰۵۱۱

pub.miu.uc.ir miup@pub.miu.uc.ir

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں کہ جنھوں نے اس کتابچہ کی ترتیب وتألیف میں یاری فرمائی ہے

● **مدیر انتشارات**: محمدسعید پناهی ● **ناظر فنی**: محمدباقر شکری ● **آماده ساز**: سید مهدی عمادی مجد

● **معاونت تولید**: تورج روحانی ● **ناظر چاپ**: نعمت‌الله یزدانی ● **صفحه‌آرا**: سید مهدی عمادی مجد

● **ناظر تولید**: جعفر قاسمی ابهری ● **ناظر گرافیک**: مسعود مهدوی ● **نظارت محتوایی**: رجب علی حیدری

عرض ناشر

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾ والصَّلوةُ والسَّلام عَلى النَّبى الأمين مُحَمد وَآلهِ الهُدَاة المَهدِيينَ وَ عِترَته المُنتَجبِين وَاللَّعنةُ عَلى اَعدَاء الدين إلى قِيَامِ يَومِ الدين.

اسلامی علوم کا قدیمی مرکز ''حوزہ علمیہ '' گذشتہ چودہ سوسال کے دوران اپنے بنیادی علوم جیسے فقہ، کلام، فلسفہ، اخلاق اوراپنے ضمنی علوم جیسے رجال، درایہ اور قضاوت وغیرہ کے بارے میں کئی مرتبہ نشیب وفراز سے دوچار ہواہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان کامیابی اور ارتباطات کے اعتبار سے دنیا کا گلوبل ویلیج ''Global village'' بننے کے بعد بے شمار سوالات خصوصاً علوم انسانی سے متعلق جدید معموں نے اسلامی مفکرین کی افکار کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا نظام سنبھالنے اور پیچیدہ ومشکل امور کو اپنے ذمہ لیناہی ایسی دشواریوں کا سبب بناہے۔

کیونکہ مملکت کانظام چلانے کے لئے ہر جگہ اور ہر اعتبار سے دین اور سنت کی مکمل پاسداری کو ملحوظ رکھنا بہت ہی سخت اور مشکل کام ہے، اس لئے دین کے بارے میں بین الاقوامی معیار کومد نظر رکھتے ہوئے انتہائی دقت اور عقل سلیم کے ساتھ وسیع مطالعہ، جامع اور جدید تحقیقات

اور عملی اقدام انتہائی ضروری ولازمی ہیں، ایسی صورت میں دینی محققین کو ہر طرح کے فکری اور تربیتی انحراف سے بچانا بہت اہم ہے۔

جس کی طرف اس شجرہ طیبہ کی بنیاد رکھنے والے تمام بزرگوں بالخصوص انقلاب اسلامی ایران کے عظیم الشان معمار حضرت امام خمینی اور مقام معظم رہبری حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ امام خامنہ ای مدظلہ العالی نے خاص توجہ دی ہے۔

اس سلسلے میں جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ نے اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حقیقی اسلام کے علوم ومعارف کی نشر واشاعت کے لئے مرکز بین المللی ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بنیاد رکھی ہے۔

فاضل محترم حجۃ الاسلام والمسلمین سید حجت موسوی خوئی کی یہ تحریری کاوش کسی حد تک ان اعلی مقاصد کے حصول کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر میں ہم ان تمام دوست واحباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس کتاب کی نشر واشاعت میں شریک تھے بالخصوص حجۃ الاسلام فیروز علی بنارسی کے شکر گذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کو اردو کے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے، خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ارباب فضل ومعرفت سے گذارش ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازیں۔

مرکز بین المللی

ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

مقدمہ پژوہشگاہ بین المللی المصطفیٰ ﷺ

حوزات علمیہ نے تمام تاریخی ادوار میں اپنی ناقابل انکار سعی و کوشش کے ذریعہ برابر شاگردوں کی تعلیم و تربیت کر کے انھیں اپنے مبلغین اور پیغام رسانوں کا جزء قرار دیا ہے اور اس طرح اسلامی معارف اور علوم آل محمد علیہم السلام کو نسل بعد نسل ہم تک پہنچایا ہے اور اسی لئے وہ آموزشی کتابوں پر توجہ کرتے آئے ہیں۔

ان حوزات علمیہ میں فن آوری کی گسترش و وسعت نے علمی میدان میں بڑی قابل داد پیشرفت کی ہے کہ آج کی دنیا میں انسانی ضرورتوں پر علم و آگاہی پیدا کرنا، علم و ہنر کے تمام ہی ابواب میں بہت جلد بلکہ ایک سیکنڈ کی صورت میں رسائی حاصل کی جاسکتی ہے، لکھنے پڑھنے کی پرانی اور سنتی روشیں آموزش کی نئی نئی روشوں میں تبدیل ہوگئی ہیں کہ یہ نئی روشیں تعلیمی مقاصد کو بہت جلد پہنچا دیتی ہیں۔

''جامعۃ المصطفیٰ ﷺ العالمیہ'' ایک حوزوی نہاد و مرکز ہے جو غیر ایرانی طلبہ کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہے، اس دانشگاہی مرکز میں مختلف ملکوں کے بہت سے افراد، انسانی اور اسلامی علوم کے مختلف موضوعات اور آموزش کی مختلف کلاسوں اور سطوح میں زیر تعلیم ہیں، بیرونی طلبہ کے افکار وانظار ملکی اور علاقائی اعتبار سے چونکہ مختلف ہیں اسلئے ضروری ہے کہ یہ مرکز ان کے ملکی کلچر کے تناسب سے نئے نئے اور مختلف عنوانات پر

درسی مواد اور متون تدوین و مرتب کرے۔

حوزہ علمیہ قم کے بڑے بڑے متفکرین اور بزرگوں نے خصوصاً حضرت امام خمینی قدس سرہ اور مقام معظم رہبری (حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای) دام ظلہ نے برابر تاکید کی ہے: حوزوی تعلیمات اور آموزشی متون نئی نئی روشوں پر اور استنباط فقہ جواہری کی روشوں پر تدوین و مرتب کی جائیں جو تعلیمی شگوفے کھلانے کی طرف گامزن ہوں۔

مقام معظم رہبری (حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای) دامت برکاتہ نے ۱۳۸۶ھ ش میں علماء کے ایک زبردست اجتماع میں فرمایا ہے: ''اُن گذرے ۲۰ سالوں کی علمی پیشرفت، اِن ۲۰ سالوں کی علمی پیشرفت اور فن آوری کی ترقیوں سے کئی درجہ کم ہے جن سے ہم گذر رہے ہیں لہٰذا درسی عبارتوں کو اس طرح واضح کر کے بیان کیا جائے کہ جو طلبہ واقعاً پڑھنا چاہتے ہیں، وہ آسانی سے سمجھ سکیں مگر شرط یہ ہے کہ مطالب کی سطح علمی کم نہ ہونے پائے۔'' خدا کا شکر ہے کہ ایران کے اسلامی انقلاب کے بعد سے طالب علموں کی مناسب ظرفیت علمی میدان اور حوزات علمیہ کے اختیار میں قرار دے دی گئی ہے۔

''جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ العالمیہ'' نے اہلبیت علیہم السلام کے علوم و معارف کے پرتو میں اور اسلامی مایہ ناز انقلاب کی برکت سے تعلیمی نظام میں تبدیلی لانے کی غرض سے علمی، آموزشی اور تحقیقاتی گروہوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، درسی متون کی فراہمی کا کام اور بین المللی اور علاقائی تقاضوں پر خاص طور سے توجہ کرتے ہوئے تعلیمی نظام کیلئے درسی متون کی تدوین کا کام تحقیقاتی ادارہ ''پژوہشگاہ بین المللی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ'' کے سپرد کر دیا ہے۔ اس ادارہ ''پژوہشگاہ بین المللی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ'' نے درسی متون کی تدوین کی تحقیقات کے سلسلہ میں بڑے اہم تجربات اٹھائے ہیں، اس نے سابق کے دو اداروں '' مرکز جہانی علوم اسلامی اور سازمان حوزات و مدارس علمیہ خارج کشور'' کے درسی متون کی تدوین کے تجربوں پر بھروسہ کر کے علمی پیشرفت کے میدان میں نئے نئے شگوفے کھلائے ہیں۔

ملک اور بیرون ملک میں اس ادارہ نے تقریباً درسی متون کے مختلف عنوانات پر ۲۰۰ کتابچہ چاپ اور ۲۰۰ سے زائد مسودے آمادۂ چاپ کئے ہیں جو درسی متون کی تدوین کے سلسلہ میں ایک علمی فعالیت کا بہت بڑا سرمایہ ہے، امید ہے کہ وہ الٰہی عنایات اور حضرت ولیعصر عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خاص توجہ کے سبب اسلام ناب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ کے علوم ومعارف اور ثقافتی میدان میں ایک حقیر ہی صحیح مگر تحفہ شمار کیا جائے۔

یہ تحقیقاتی ادارہ ''پژوہشگاہ بین المللی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ''گذرے لوگوں کی قدردانی کرتے ہوئے تعلیمی پروگرام کی مدیریت، نظارت اور ہدایت کے سبب اور تحقیقاتی اداروں میں علمی گروہوں کی ہمکاری کے باعث آمادہ ہے کہ وہ تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے درسی متون کی پیشرفتہ معیاروں کی مدد سے اس مبارک تحریک کو ہمیشہ جاری رکھے رہے۔

یہ ہاتھوں میں موجود درسی متن کا مسودہ اس عنوان ''شادی اور متعہ کے احکام'' سے، اس موضوع ''شادی اور متعہ کے احکام'' پر تألیف کیا گیا ہے جو جناب '' حجۃ الاسلام والمسلمین سید حجت موسوی خوئی '' کی قابل داد سعی وکوشش کا نتیجہ ہے لہٰذا جنابعالی کا اور ان تمام افراد کا شکریہ کہ جنھوں نے اس مسودہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی کردار ادا کیا ہے، آخر میں جدید ایڈیشن کی اصلاح اور نظرثانی کیلئے قارئین کی خاص توجہ اوران کے ارسال کردہ علمی نظریات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

پژوہشگاہ بین المللی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

فہرست

مقدمہ ۱۷
۱. شادی کے احکام ۲۳
امام خمینی، آیۃاللہ خوئی، آیۃاللہ گلپائگانی، آیۃاللہ جواد تبریزی، آیۃاللہ صافی ۲۳
عقد دائم کا خطبہ ۲۸
سوال ۳۴
سوال ۳۵
عقد دائم کا صیغہ پڑھنے کا طریقہ ۳۶
عقد کے شرائط ۳۷
سوال ۴۰
نکاح پڑھنے والے کا صیغہ نکاح کے شرائط اور معنی سے واقف ہونا ۴۱
عقد نکاح میں دو عادل گواہ کی موجودگی ۴۴
ٹیلی فون پر نکاح پڑھنا ۴۵
غیر عربی میں نکاح پڑھنا ۴۶
فارسی میں نکاح پڑھنے کا طریقہ ۴۸
عقد نکاح کی وکالت ۴۹
ولی کی اجازت ۵۰
ولی کی اجازت کا شرط نہ ہونا ۶۹
مہر ۷۵

وہ مہریں جن کی قیمت زمانہ گزرنے سے کم ہو جاتی ہے ۷۶
دوسری شادی نہ کرنے کی شرط پر مہر بخشنا ۷۷
مہر کے سلسلہ میں والدین کا سختی کرنا ۷۸
مہر کے سلسلہ میں دھوکا دینااور نکاح نامہ میں کم لکھنا............................ ۷۹
مہر کے متفرق مسائل ۷۹
عقد نکاح کو باطل کرنے والے عیوب ۸۵
شادی کے سلسلہ میں ایک دوسرے کو دھوکا دینا ۸۹
کنواری ہونے کی شرط ۹۲
بکارت بدلنے کے لئے آپریشن کرانا ۹۶
عقد توڑنا ۹۷
ایڈز کی بیماری ۱۰۱
وہ عورتیں جن سے شادی کرنا حرام ہے ۱۰۲
کفار اور اہل کتاب سے شادی ۱۱۳
اہل کتاب عورتوں کو دیکھنا ۱۱۹
اہل سنت سے شادی ۱۲۰
زناکار عورت سے شادی ۱۲۴
حالت احرام میں شادی کا حکم ۱۲۵
اگر مرد طواف النساء نہ کرے تو اسکی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی ۱۲۶
عقد کے ضمن میں شرط ۱۲۷
عقد کے وقت عورت پر شوہر کی ولایت نہ ہونے کی شرط ۱۳۲
بے ولی، بے شوہر اور عدہ ختم ہو جانے کے سلسلہ میں عورت کی بات کا اعتبار ۱۳۳
مُحَلِّل ۱۳۵
عدہ اور حیض کی حالت میں شادی کرنا ۱۳۶
جنھیں اپنے شوہروں کی کوئی اطلاع نہیں ہے ۱۳۷
دوران حمل ہمبستری کرنا ۱۳۹
حرام مباشرت ۱۳۹
پاخانہ کے مقام میں جماع کرنا ۱۴۳
عزل کرنا ۱۴۵

حاملہ ہونے سے روکنا ۱۴۶
انجکشن کے ذریعہ منی کو رحم میں ڈالنا ۱۴۹
سقط جنین ۱۵۱
ولد الزنا کو ساقط کرنا ۱۵۸
ولد الزنا کا نفقہ اور حکم ۱۵۹
سیکسی فلمیں دیکھنا ۱۵۹
قوئہ شہوانی کو قوی بنانے کا حکم ۱۶۰
زوجہ اور شوہر کے حقوق ۱۶۰
زوجہ اور شوہر کا ایک دوسرے کے اموال میں تصرف کرنا ۱۶۳
رہائش کا حق ۱۶۴
شوہر کی رضایت حاصل کرنا ۱۶۴
چادر اوڑھنے کے لئے شوہر کا حکم ۱۶۹
بدحجابی ۱۶۹
بہترین پردہ ۱۷۰
نابالغ بچیوں کے پردہ کے سلسلہ میں ماں کی ذمہ داری ۱۷۱
گلی اور بازار میں کوٹ پینٹ پہن کر اور سج دھج کر نکلنا ۱۷۴
عورتوں کا ڈرائیوری کرنا ۱۷۷
تمکین اور تسلیم کا حق ۱۷۸
عورت کا نامحرم مرد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور اس سے باتیں کرنا ۱۸۲
شادی کے قصد سے لڑکے اور لڑکی کا آپس میں رابطہ برقرار کرنا ۱۸۵
منگنی کے دوران کے روابط ۱۸۹
بیویوں کے درمیان عدالت کا مطلب ۱۸۹
ائمہ معصومین کی وفات کے ایام میں شادی کرنا ۱۹۰
شادی کے لئے استخارہ کرنا ۱۹۱
دولہا کا عورتوں اور دلہن کا مردوں کے درمیان حاضر ہونا ۱۹۲
نامحرموں کو دیکھنا ۱۹۳
ڈاکٹر کے پاس جانے سے پہلے تحقیق کرنا ضروری ہے ۱۹۴
نامحرم ڈاکٹر کے پاس جانا ۱۹۵

مرد کا زنانہ لباس بیچنا ۱۹۷
شوہر کے سامنے دوسری عورتوں کی تعریف اور ان کی خوبصورتی بیان کرنا ۱۹۷
شہوت انگیز مناظر بیان کرنا ۱۹۸
جہیز کی خریداری ۱۹۸
منگنی کے لئے سونے کے چھلے، گھڑی اور زنجیر کو خریدنا بیچنا اور اس سے زینت کرنا ۱۹۹
کار کو پھولوں سے سجانا ۲۰۱
شادی میں دعوت دینا ۲۰۱
شعبدہ بازوں کو بلانا ۲۰۲
گانے بجانے والوں کو بلانا ۲۰۳
شادی کی تقریبات میں فوٹو کھینچنا اور فلم بنانا ۲۰۴
عقد نکاح اور شادی کی تقریب ۲۰۵
سیکسی کیسٹیں تیار کرنا ۲۰۵
ملی جلی تقریبات ۲۰۵
موسیقی اور گانا بجانا ۲۰۷
ناچنا ۲۱۰
جشن تکلیف ۲۱۲
تالی بجانا ۲۱۳
داڑھی مونڈنا ۲۱۳
ٹائی لگانا ۲۱۵
شادی کے متفرق مسائل ۲۱۶

۲. متعہ کے احکام ۲۲۹
امام خمینی، آیۃ اللہ خوئی، آیۃ اللہ گلپایگانی، آیۃ اللہ سیستانی، آیۃ اللہ جواد تبریزی، آیۃ اللہ وحید خراسانی، آیۃ اللہ صافی ۲۲۹
خطبہ متعہ ۲۳۳
صیغہ متعہ کو فارسی (غیر عربی) میں پڑھنا ۲۳۴
غیر عربی میں صیغہ متعہ پڑھنا ۲۳۶
مہر ۲۳۷
متعہ کی مدت ۲۴۱

متعہ کا عدہ ۲۴۳
متعہ کے لئے ولی کی اجازت ۲۴۶
دوسری شادی کے لئے بیوی کی اجازت ۲۵۸
اہل کتاب اور اہل سنت سے متعہ کرنا ۲۶۰
میراث کا حق ۲۶۳
نفقہ ۲۶۵
دائمی عقد کو متعہ میں بدلنا ۲۶۶
متعہ کو دائمی عقد میں بدلنا ۲۶۶
متعہ کی مدت نہ بخشنے کی صورت میں نئے عقد کا باطل ہونا ۲۶۸
متعہ توڑنا ۲۷۲
جسم فروش عورتوں سے متعہ ۲۷۳
متعہ کے متفرق مسائل ۲۸۲

فقہی الفاظ واصطلاحات ۲۹۱

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ وَ الصَّلاةُ وَ السَّلامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِه مُحَمَّدٍ وَ آلِه الطَّاهِرِيْنَ لاَ سِيَّمٰا بَقِيَّةُ اللّٰه فِى الاَرَضِينَ وَ لَعْنَةُ اللّٰه عَلٰى اَعْدائِهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ.

تمام رشتہ داریاں اور روابط جو انسان کو ایک دوسرے سے جوڑتے یا نزدیک کرتے ہیں، ان میں شادی کا رشتہ، سب سے مقدس اور ایک معنی میں، بہت ضروری ہے۔ اس مبارک رشتہ کی برکتوں میں نسل کی بقاء دلی آرام اور انسان کی مادی اور معنوی زندگی کا ایک سلسلہ ہے اسی لئے خداوند عالم نے صاحبان ایمان کو شادی کرنے کی دعوت دی ہے اور اس بنیادی اور اہم ضرورت کے سامنے فقر اور غربت کے بہانے کو رد کیا ہے:

﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾.[۱]

مسلمانوں کو ہر حالت میں شادی کرنے کی دعوت دینے والی بہت سی آیتوں کے علاوہ ایسی متعدد روایتیں بھی پائی جاتی ہیں جو اس رشتہ کو قائم کرنے کی تاکید کرتی ہیں۔

---

۱. سورۂ نور آیت ۳۲.

امام جعفر صادقؑ نے فقیری اور غربت کے خوف سے شادی نہ کرنے کو خدائے عظیم سے سوء ظن قرار دیا ہے[1]

وہ بے شمار آثار و برکات جو ازدواجی زندگی میں انسان کو حاصل ہوتے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ ان کو اس مختصر سے وقت میں شمار کیا جائے، یا مختصر طور پر بیان کیا جائے۔ یہاں پر صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ شادی کرنا اور خانوادہ تشکیل دینا انسانی زندگی کا ایک اصول ہے اور اس کے خلاف، استثناء ہے اور کوئی بھی معقول، سلیم النفس اور صحیح المزاج انسان استثناء کو قاعدہ پر ترجیح نہیں دیتا، سوائے یہ کہ کوئی مجبوری اور ضرورت اسے اس کام پر مجبور کردے۔روایات اور مذکورہ آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شادی اور مشترکہ زندگی کی طرف رجحان کی راہ میں جو چیز سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ انسان کا فقر اور تنگدستی ہے،اس سبب کو نظرانداز کئے بغیر یا اسکے نفسیاتی دباؤ سے چشم پوشی کئے بغیر یہاں پر اس بات کی یاد دہانی کی جارہی ہے کہ مشترکہ زندگی ایک ایسی پونجی ہے جسکو حاصل کرنا دوسری متاع اور نعمت حاصل کرنے کی طرح زحمت اور مشقت سے خالی نہیں ہے، لیکن جیسا کہ ''جمال کعبہ، عذر رہروان خواہد'' اس طرح کی ثمر بخش زندگی کی برکتیں، اس زندگی کی راہ میں آنے والی تمام تلخیوں کو بھلا دیتی ہیں اور اس سے بہرہ مندی اسے شادی سے دوری کرنے سے کہیں زیادہ مفید اور فائدہ مند بنادیتی ہیں۔

متعہ کے سلسلہ میں بھی اس مختصر وضاحت پر اکتفاء کرتے ہیں کہ متعہ کی تمام تر تاریخی اور اجتماعی مخالفتوں اور رکاوٹوں (سیاسی مخالفتوں سے لیکر فمنیسی مخالفت تک) کے باوجود متعہ معاشرہ کو آلودگیوں سے پاک و پاکیزہ کرنے کا ایک راستہ ہے، اس دعوے کی تائید معاشرہ کے تجربہ سے بھی ہوتی ہے اور دینی تعلیمات میں بھی اسکی حمایت موجود ہے۔ جیسا کہ علامہ طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

---

۱. ''مَنْ تَرَكَ التَّزَوُّجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ فَقَدْ اَساء بِاللّٰهِ الظَّنَّ''. فروع کافی، ج۵، ص۳۳۰۔ وسائل الشیعہ، ج۲۰، ص۴۲.

''انسانی معاشرہ کے جنسی تعلقات کو نکاح اور دائمی شادی میں محدود نہیں کیا جا سکتا اور دوسرے سارے جنسی تعلقات کو غیر قانونی نہیں کہا جاسکتا ہے اور صرف دائمی شادی کا رائج ہو جانا ہی اس جنسی غریزہ کو تسکین اور ختم نہیں کر سکتا اور وہ نہ ہی اس ضرورت کا جواب دینے کے لئے کافی ہے۔

دنیا کے متمدن اور نیم متمدن ممالک کی حکومتیں کبھی بھی وقتی جنسی تعلقات کے پھیلاؤ کو نہیں روک سکتیں اور سارے بڑے شہروں میں اس کام کے لئے علی الاعلان یا پوشیدہ طور پر اس کے مراکز اور اڈے پائے جاتے ہیں۔

ایسی حالت میں جو مذہب جنسی تعلقات کو دائمی شادی میں محدود کرنا چاہتا ہے اور زناکاری کو روکنا چاہتا ہے وہ مجبور ہے کہ متعہ کو اس کے خاص شرائط کے ساتھ، جو زنا کے مفاسد سے دور ہو، اپنے قانون میں جگہ دے تاکہ اس عمومی غریزہ کا صحیح طریقہ سے جواب دے سکے''[1]

ایک اہم بات جس کو یہاں مختصر طور پر بیان کر رہا ہوں وہ اس فطری اور طبیعی ضرورت کے مقابلہ میں انسانوں کی مختلف اور الگ الگ سیرت اور روش ہے۔

غلط سنتیں اور بے بنیاد آداب و رسوم کبھی کبھی اس عاشقانہ راہ میں اس قدر رکاوٹ بن جاتی ہیں کہ اس کے طالب کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتی ہیں کہ: عطایش را بہ لقایش بخشیدم! (یعنی اسکی عطا اور بخشش کو اس کی ملاقات کو بخش دیا) لیکن حیات طیبہ کے طالب سے مجھے وہی کہنا ہے جو حافظ نے صدیوں پہلے راہ کمال کے سالکین سے کہا تھا:

گفت آسان گیر بر خود کارها کز روی طبع سخت می گیرد جهان بر مردمان سخت کوش

رشتہ ازدواج جیسا کہ انسان کی پاکیزہ اجتماعی زندگی کو جاری رکھنے میں کافی اہمیت کا حامل ہے اس نے شریعت محمدیؐ کے احکام میں بھی ایک وسیع حصہ کو اپنے آپ سے مخصوص کر رکھا ہے۔ اس مقدس اور پاکیزہ وادی میں قدم رکھنے کے لئے احکام شرعی سے زیادہ اطمینان بخش کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ جس طرح شادی مادی اور دنیاوی زندگی میں سعادت کا باعث ہے اسی طرح اخروی سعادت اور کامیابی کا سبب بھی ہے۔

---

۱. پرسش و پاسخ، علامہ طباطبائی قدس سرہ.

لیکن چونکہ نکاح (دائم اور متعہ) کے احکام مراجع تقلید کے رسالہ توضیح المسائل میں طبقہ بندی اور موضوعی اعتبار سے بیان نہیں ہوئے ہیں لہٰذا ان مسائل کو ایک مجموعہ میں جمع کر کے کئی مراجع کرام کے مقلدین کو بار بار مختلف کتابوں کی طرف رجوع کرنے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

یہ کتاب، مجموعہ ''بر کرانہ فقہ'' کا دوسرا تجربہ ہے جو کئی خصوصیات اور امتیازات کا حامل ہے جنھیں مختصر طور پر بیان کیا جارہا ہے:

۱۔ اس کتاب میں عظیم الشان شیعہ مراجع کرام کے فتاوی اور مسائل بیان کئے گئے ہیں جن میں سے بعض حضرات رحلت کر چکے ہیں اور بعض ابھی بھی دنیا کے شیعوں کی دینی زندگی میں اپنے بابرکت وجود سے فیض پہونچا رہے ہیں۔ رحلت کر جانے والے مراجع عظام میں سے ہم نے آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینی، آیۃ اللہ العظمیٰ خوئی اور آیۃ اللہ العظمیٰ گلپایئگانی قدس سرہم کے فتاوے ذکر کئے ہیں اور موجودہ مراجع میں سے آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی، آیۃ اللہ العظمیٰ جواد تبریزی، آیۃ اللہ العظمیٰ علی سیستانی، آیۃ اللہ العظمیٰ بہجت اور آیۃ اللہ العظمیٰ صافی گلپایئگانی مد ظلہم کے فتوے نقل کئے ہیں۔

۲۔ مذکورہ مراجع کرام کے دفتروں سے مکتوب اجازت نامہ حاصل کیا گیا ہے (آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی کے دفتر کے علاوہ۔ مسائل کو ان کے رسالہ توضیح المسائل اور کتاب منہاج الصالحین سے بعینہٖ نقل کیا گیا ہے) اور یہ تائید اور اجازت نامہ ان کی مطابقت اور تحقیق کے بعد حاصل ہوا ہے۔

۳۔ حضرت امام خمینی قدس سرہ کی توضیح المسائل کو اصلی متن قرار دیا ہے، اور جہاں بھی ایک یا چند مراجع کرام کا فتویٰ مذکورہ توضیح المسائل کے فتوے سے مختلف تھا ہم نے اسے ذکر کر دیا ہے۔ لہٰذا کسی مرجع یا سارے مراجع کے فتوے کو ذکر نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے فتوے امام خمینی کے فتوے کے مطابق ہیں۔

۴۔ جو مسئلہ کسی ایک مرجع تقلید یا کئی مراجع کی توضیح المسائل میں اصلی متن سے الگ

اور مختلف تھا اور وہ آپس میں جمع کئے جانے کے قابل نہیں تھے تو ان مراجع کے مسئلہ کو مکمل طور سے الگ ذکر کیا ہے۔

۵۔ تمام عبارتوں، فتاوے کے متن اور مسائل شرعی میں ہر قسم کے تصرف اور مداخلت سے پرہیز کیا گیا ہے، اگرچہ استفتاء اور سوال کرنے والوں کی عبارتوں میں اصلاح کی ضرورت تھی لیکن موضوع کی اہمیت اور امانتداری کی حفاظت کے پیش نظر ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ کبھی کبھی سوال کرنے والا عربی ملک میں ساکن ایرانیوں میں سے تھا اور اسکی فارسی عبارت زیادہ واضح اور روان نہیں تھی۔ یہ اجتناب اگرچہ قاری کے لئے اطمینان بخش اور قابل اعتماد ہے لیکن کبھی کبھی اسے عبارت کو سمجھنے اور فتویٰ و استفتاء کو آسانی سے درک کرنے میں اسے زحمت میں ڈال دیتا ہے۔

۶۔ اس کتاب کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ مختلف مراجع کرام کے پراکندہ اور پھیلے ہوئے استفتائات کو ان کے مسائل سے ضمیمہ کر دیا گیا ہے۔ یعنی اس کتاب میں توضیح المسائل میں جو کچھ ''مسئلہ'' کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے (اور یہاں پر اسے علامت کے ذریعہ معین کیا گیا ہے) ان کے بارے میں استفتائات اور ان کے جواب کو بھی مختلف منابع سے جمع اور تدوین کیا گیا ہے۔

۷۔ مراجع کرام سے استفتائات اور ان کے جواب کا اصلی نسخہ، مولف کے پاس موجود ہے۔

۸۔ اس کتاب میں موجود فتووں میں سے بعض، مولف کے مربوطہ دفتروں سے زبانی استفتاء کی بنا پر ہیں۔

۹۔ توضیح المسائل میں کسی قسم کی تبدیلی، تصرف اور کمی و زیادتی متعلق مراجع کے دفتر کی طرف سے تھی، میں اپنے آپ کو کسی طرح کے دخل و تصرف کا حقدار نہیں جانتا ہوں۔

۱۰۔ جو جوابات چار خانہ میں بیان کئے گئے ہیں اگرچہ وہ استفتاء کی طرف اشارہ کرتے ہیں لیکن ڈائریکٹ اس کا جواب نہیں ہیں۔

میں اپنے اوپر لازم سمجھتا ہوں کہ ان افراد کا شکریہ ادا کروں جنھوں نے اس کتاب کو منظّم کرنے میں اس حقیر کی مدد کی ہے، خاص طور سے آیات عظام اور حجۃ الاسلام الحاج شیخ مہدی گنجی، حجۃ الاسلام الحاج شیخ جواد تہرانی، حجۃ الاسلام شیخ منصور افضل نژاد اور حجۃ الاسلام شیخ حسن شکوری ادام اللہ ظلہم جنھوں نے حقیر کی کسی بھی طرح کی علمی مدد کرنے سے دریغ اور کوتاہی نہیں کی، شکر اللہ مساعیہم۔اور آخر میں میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اپنے اس ناچیز بندہ کو توفیق عطا فرمائی کہ مجموعہ ''برکرانہ فقہ'' کی روزہ اور تقلید کے مسائل پر مشتمل پہلی جلد کی تدوین اور اشاعت کے بعد اب دوسری جلد کو دیندار معاشرہ اور عزیز ہموطنوں کی خدمت میں پیش کررہاہوں اور ساتھ ساتھ عظیم الشان مراجع کرام کے دفاتر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تدوین میں بندہ کا تعاون فرمایاہے۔

یکم ذی الحجہ ۱۴۲۵ ھ

بروز ازدواج امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام و حضرت فاطمہ زہراء علیہاالسلام

قم۔جوار کریمہ اہلبیت حضرت فاطمہ معصومہ علیہاالسلام

سید حجت موسوی خوئی